رحمۃ اللہ علیہ

امام مالک کا عشقِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

14-November-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ"

"جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بَیان میں ہم **"حضرت امام مالک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کے عشقِ رسول"** کے چند ایمان افروز واقعات، اس کے علاوہ عبادت، تلاوتِ قرآن اور اندازِ عبادت کے تعلق سے آپ کے بارے میں علمائے کرام کے ارشادات بھی سنیں گی۔ آیئے! پہلے امام مالک کے عشقِ رسول کے تعلق سے ایک واقعہ سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

روضۂ انور کی طرف پیٹھ کر کے دعا مانگوں یا چہرہ؟

خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مسجدِ نبوی شریف میں کسی بات پر گفتگو

کی، دورانِ گفتگو ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو حضرت امام مالک نے اس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے امیرُالمؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز اونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

½"صَوۡ"'ÔتَرۡE" ª ۢ?>"CB
لنَّبِیِّ"W } è...

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اُونچی نہ کرو (پ ۲۶، الحجرات: ۲)

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

ï { "½'S Þ ?>"s2
#"» " *

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں (پ ۲۶، الحجرات: ۳)

اور ایک قوم کی مذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

W â "øf*' c hurÒ?>"s2

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں (پ ۲۶، الحجرات: ۴)

پھر حضرت امام مالک نے فرمایا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت اب بھی اسی طرح ہے، جس طرح آپ کی ظاہری زندگی میں تھی۔ یہ سُن کر ابو جعفر خاموش ہوگیا۔

پھر خلیفہ ابو جعفر نے پوچھا: اے امام مالک! میں قبلے کی طرف منہ کرکے دعا مانگوں یا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہو کر؟ ارشاد فرمایا: تم کیوں حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضورِ پاک تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں لہٰذا تم نبیِّ اکرم عَلَیۡہِ السَّلَام ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ سے شفاعت مانگو، اللہ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (شفاء، القسم الثانی، الباب

الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی۔۔۔ الخ، الجزء الثانی، ص ۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا! کروڑوں مالکیوں کے عظیم رہنما حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے زبردست عاشقِ رسول تھے، آپ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کرلیا کرتے تھے، لیکن اگر کسی شخص کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد شریف میں آواز بلند کرکے بے ادبی کرتا پاتے تو آپ کی غیرتِ ایمانی کو جوش آجاتا، آپ اُس کی اس غیر مناسب حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اسی وَقْت اسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مقدّس مقام ہے، جس کے آداب ہمارے پیارے ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔

اس واقعے میں جہاں حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا پتا چلتا ہے، وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضرت امام مالک نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، مگر افسوس! اب نیکی کی دعوت کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ہمارے اپنے گھر میں بُرائیاں ہورہی ہوتی ہیں، مگر ہم روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود بس اپنی اصلاح میں ہی مشغول رہتی ہیں اور انہیں نیکی کی دعوت نہیں دیتی، نیکی کی دعوت دینے میں چونکہ ثواب بہت زِیادہ ہے، اس لیے شیطان وسوسے ڈال کر نیکی کے اس عظیم کام سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ **اسلامی بہنوں کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے**، جی ہاں! پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

¬ " " O ; h"sv=%6 ۵۵ تَرْجَمَۂ کنزالعِرفان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ۲۷، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت: ۵۵)

اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی کثیر مقامات پر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے کی ترغیبیں موجود ہیں، چنانچہ

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے جب کوئی کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی طاقت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ **اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی نشانی** ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر۔۔۔الخ، ص۴۸، حدیث:۱۷۷)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے ضمیر سے سُوال کرنا چاہئے کہ کسی اسلامی بہن کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بیٹا اسکول کی چُھٹّی کرلے تو ضَرور ناگوار گزرتا ہے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہورہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہیں آتا، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا سوچئے! میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کر رہی ہیں؟ شاید نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو **مَعَاذَاللہ "میوزیکل ٹیون** (Musical tune)" موجود ہے!۔ فُلاں اسلامی بہن نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی **مَعَاذَاللہ** جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساری اسلامی بہنوں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر

رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو دوسری اسلامی بہنوں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گی، یوں ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں آجائیں گی اور "نیکی کی دعوت" کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کی دھوم مچانے والیاں بن جائیں۔

روضہ انور کی طرف رُخ کرکے دعامانگنا بالکل جائز ہے

بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ عالمِ مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دُعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے بلکہ اس کی تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو امام مالک ضرور اس عمل سے روکتے اور اس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا امام مالک کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اَہَمِّیَّت و عظمت سے انکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی ملا ہے بلکہ مل رہا ہے وہ سب نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب عالِمِ مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تذکرۂ خیر سنتی ہیں:

حضرت امام مالک کی ولادت و سِلسلۂ نسب

حضرت امام مالک کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ربیع الاول کے مہینے میں) 93ھ مَدِینہ مُنوَّرہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء الاول، ۱/۱۵۷)۔ آپ کا نام مالک اور کنیت ابوعبداللہ

ہے، آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر۔آپ کے پَردادا (Great grandfather)ابوعامر"یمن"سے مدینۂ منوّرہ مُنْتَقِل ہو کر نعمتِ اسلام سے مشرف ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔(ترتیب المدارک، ۱/ ۴۷ملخصاً)حدیثِ پاک کی مشہور کتاب"مُؤَطّا(مُ۔اَطْ۔طَا)امام مالک"حضرت امام مالک کی تصنیفِ لطیف ہے۔(ترتیب المدارک، ۱/ ۱۰۰-۱۰۱مفهوما)حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ منورہ میں179ہجری رَبیعُ الاوّل کے مہینے میں ہوا،جنّتُ البقیع میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قُرب میں امام مالک کو دفن کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ، ۱/ ۱۵۷-)وفیات الاعیان، ۴/ ۵ملخصاً)

عالِمِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا حُلیۂ مبارک

عالِمِ مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لمبے قد والے، صحت مند جسم،سفید و زرد رنگت والے تھے۔سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، نہایت اچھا لباس پہنتے تھے۔آپ شہرِ عَدَن کے بنے ہوئے نہایت نفیس اور مہنگے کپڑے پہنتے تھے۔اس کے علاوہ خراسان اور مصر کے بہترین قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔آپ کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور عطر بھی لگایا کرتے تھے۔(بستان المحدثین، ص ۱۳ ملخصًا)

عالِمِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے القابات

امام مالک کو اِمامُ الاَئِمَّہ (اماموں کے امام)، عالِمِ مدینہ اور امامِ دارِالھِجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:حضرت امام مالک نے 900 سے زیادہ علمائے کرام سے عِلْم حاصل کیا۔(شرح الزرقانی علی الموطا، ۱/ ۳۵)

درس و تدریس اور فتویٰ نویسی

حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سترہ (17) سال کی عمر میں عِلْمِ دین پڑھانا شروع کیا۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ نے تقریباً ستر (70) سال تک فتاویٰ لکھے اور لوگوں کو عِلْمِ دِین سکھاتے رہے۔ مشہور و معروف تابعینِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن امام مالک سے فِقْہ اور حدیث کا عِلْم حاصل کرتے رہے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۲۸۷ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عالِمِ مدینہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ عظیم مُحَدِّث اور فقیہ ہیں، جنہیں مُحَدِّثین و فقہائے کرام میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ آیئے! امام مالک کی تعریف و توصیف میں 2 احادیث سنیئے، چنانچہ

امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان میں 2 روایات

(1) ارشاد فرمایا: عِلْم ختم ہوجائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا باقی نہ رہے گا۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۱/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا)

(2) ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ (عِلْم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا کوئی نہ پائیں گے۔ (مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس۔۔۔ الخ، ۱/۲۸۰، حدیث: ۳۱۴)

حضرتِ ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محدثینِ کرام کے نزدیک "عالِمِ مدینہ" سے مراد حضرت امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ ہیں۔ (التمہید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۱۶۴، تحت الحدیث: ۱۲۲)

حضرت عَبْدُ الرَّزّاق رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت امام مالک کے علاوہ کوئی بھی "عالِمِ مدینہ" کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے عِلْم حاصل کرنے کے لئے امام مالک کی طرف جتنا

سفر کیا اتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔(ترمذی،ابواب العلم،باب ماجاء فی عالم المدینۃ،۳۱۱/۴،ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ جس سے عشق ہو جاتا ہے، اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہو جاتا ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے در و دیوار سے حتّٰی کہ محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت ہو جاتی ہے۔ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک اور رسولِ کریم کی مَحَبَّت میں گم ہو چکے تھے، آپ نہ صرف ایک سچے عاشقِ رسول تھے بلکہ عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے کے سبب احادیث مبارکہ، شہرِ مدینہ اور خاکِ مدینہ سے امام مالک والہانہ عقیدت رکھتے بلکہ ان کی انتہائی تعظیم و توقیر اور ادب واحترام کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

امام مالک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (نے 17 سال کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتی تو چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ غُسل کرکے بہترین لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر ادب سے بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی میں عُود و لُوبان سلگتا رہتا۔(بستان المحدثین، ص۱۹،۲۰)

بچّھو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرت عبد اللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو عبد اللہ امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ اس دوران بِچّھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ

مبارک پیلا پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔(اور پہلو تک نہ بدلا) جب درس خَتْم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے، بِچّھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے، مگر آپ نے پہلو تک نہیں بدلا؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کے باعث صَبْر کیا۔(الشفاء، ۲/۴۶)

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت مُصعَب بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت امام مالک کے سامنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مبارک جُھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالک سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔(الشفاء، الباب الثالث، ۲/۴۲ ملخصا) اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُرَاسان یا مصر کے گھوڑے (Horses) بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں جس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تشریف فرما ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامھما واحکامھما، ج ۱/ ۴۸)

قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہر جایا کرتے

حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے خاکِ مدینہ کی تعظیم کی خاطر مدینۂ منوّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتّہ مَرَض کی حالت میں مجبور رہتے۔ (بستان المحدثین، ص ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالامال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مُصْطَفٰی کی مَحبّت سے سرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اَہَمِّیَّت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب و احترام بجالاتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام وخواص میں مشہور ومعروف تھے،

اسی طرح عالِمِ مدینہ کی مبارک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ **عبادت وریاضت اور تلاوتِ قرآن** کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! علمائے کرام کی زبانی عالِمِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن سے مَحبّت کے چند واقعات سنئے اور عبادت وریاضت پر کمربستہ ہو جایئے، اللہ پاک، **اِمام مالک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں سجدوں کی لذّت سے مالا مال **اور** تِلاوتِ قرآن **کا ذوق اور شوق** نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام مالک کی عبادت وریاضت سے متعلق اقوال

☆حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی کسی (اسلامی) مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالک اس مہینے کی پہلی رات کو رات بھر جاگ کر عبادت فرمایا کرتے تھے۔ (مزید فرماتے ہیں:) میرے خیال میں امام مالک یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ ☆حضرت امام مالک کی صاحبزادی فاطمہ بنتِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ☆حضرت مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ رات کے وَقْت لوگوں کے سو جانے کے بعد میں حضرت امام مالک بن انس کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا کہ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ "**اَلْھٰكُمُ التَّكَاثُرُ**" شروع کر دی۔ آپ جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (پ۳۰، التکاثر:۸)

تو بہت دیر تک روتے رہے۔ میں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تلاوت سننے میں مشغول ہو گیا اور وہیں کھڑا رہا، امام مالک اسی آیت کو دُہراتے رہے اور روتے رہے، یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی، پھر آپ نے رُکوع کیا۔ میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا، میں وُضو کر کے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں (عِلْمِ دین کی) مجلس قائم ہے، لوگ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آس پاس حلقہ (Circle) بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے چہرۂ مبارک میں خوبصورت نُور چمک رہا ہے۔ ☆محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا چہرۂ مبارک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق

آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔ ☆حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رات کے ایک حصے میں لمبا رُکوع اور سُجود فرماتے تھے، جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں، فرمایا: بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْك کی آیت نمبر 2 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِیَبْلُوَq'یُکُمْ' q عَمَلًاؕ تَرْجَمۂ کنزالعِرفان: تاکہ تمہاری آزمائش کرے

(پ ۲۹، الملک: ۲) کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے

حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقِی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔ ☆ابنِ قاسم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت امام مالک کے خادم نے بتایا کہ امام مالک نے 40 سال تک اکثر عشاء کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ ☆ابنِ وہب فرماتے ہیں: حضرت امام مالک دن اور رات میں نفل عبادات اکثر اکیلے میں کرتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (تقریب المدارک وتقریب المسالک، ۹۲/۱، ملتقطاً)۔ ☆علامہ شعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالک سَحَری کے وَقْت کثرت کے ساتھ نماز، ذِکرِ الٰہی اور اوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر درس و تدریس میں مشغول ہو جاتے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا! حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، امام مالک کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ اکیلے میں کرتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ

سمجھیں۔ مگر آہ!عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خستہ حالی کا شکار ہے۔ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتی ہیں مگر اپنا محاسبہ(Accountability)نہیں کرتیں ،مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وَقْت کی فرض نمازیں پڑھتی ہیں؟اگر پڑھتی ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتی ہیں؟کیا نماز اور فرض عُلوم سیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہیں؟اس کے ساتھ ساتھ نماز میں جو تلاوت و اذکار پڑھتی ہیں،اس کی درستی کی کوشش کرتی ہیں؟ جلدی جلدی پڑھتی ہیں یا اطمینان سے ؟کیا ہم عبادات میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ نیکیاں کرکے دوسروں پر بِلاوجہ اظہار کرکے کہیں انہیں ضائع تو نہیں کر بیٹھتیں؟کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ہم روزانہ کتنی تلاوت کرتی ہیں؟اگر کرتی ہیں تو کیا قواعد و مخارج کا خیال رکھتے ہوئے دُرست تلاوت کرتی ہیں؟کیا تلاوتِ قرآن کرکے یا سُن کر ہمیں خوفِ خدا سے کبھی رونا آیا؟کیا ہم دُرودِ پاک کی کثرت کرتی ہیں؟ کیا ہمارے لب بھی ذِکْرُ اللہ سے تر رہتے ہیں؟ کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خدا کے سبب آنسو نکلتے ہیں؟کیا ہم نفل روزے رکھ پاتی ہیں؟کیا ہمارا زیادہ وَقْت عبادت میں گزرتا ہے؟کیا ہم موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media)کا 100 فیصد درست استعمال کرتی ہیں؟ کیا مدرسۃ المدینہ بالغات میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟کیا ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور دیگر مَدَنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرپاتی ہیں؟

بہرحال ابھی زندگی کا تسلسل باقی ہے،ابھی سانسیں چل رہی ہیں،ابھی موت کا فرشتہ تشریف نہیں لایا لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے جاگ کر فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کریں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مشغول ہوجائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت امام مالک رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سن رہی ہیں۔یقیناً آج کثیر مُسلمان نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر یاد رہے!یہ دَعْویٰ اسی صورت میں سچا مانا جا سکتا ہے، جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands)پر بھی حقیقی معنٰی میں عمل کریں گی۔ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ آیئے!ان کے بارے میں سنتی ہیں:

(1)اِطاعت واِتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مَحبُوب کی اطاعت واِتّباع کی جائے،لہٰذا کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن باتوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے ان پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے انہیں اپنی پسند کا حصہ بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت وبیزاری کا اظہار فرمایا ہے ان سے نفرت وبیزاری ظاہر کی جائے۔ **یادرہے!** مُسلمانوں پر اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننا واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفال کی پہلی آیت میں فرمانِ باری ہے:

'6 q "©6* " لَہٗ2b c · ۡ ① تَرجَمۂ کنز العرفان:اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو۔

(پ ۹، الانفال: ۱)

(2)تعظیم وتکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کی جائے۔اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے،چنانچہ پارہ26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر9 میں ارشادِ باری ہے:

6©“üü6وَتُ a üüط (پ ۲۶،الفتح:۹) تَرجَمۂ کنزالعرفان:اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو

(3)کثرتِ ذکر

بندہ جس سے عشق و مَحبّت کا دَعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے،کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔چونکہ ہمارے عشق و مَحبّت کا مرکز نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارَکہ ہے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی نعتیں پڑھیں اور سُنیں،سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کریں اور سُنیں۔دُرودِپاک کی کثرت کرتی رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

(4)دوستوں سے دوستی،دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے مَحبّت ہوتی ہے،اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا،ان سے تعلق(Relation)نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں،مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام اور آپ کے اَہْلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحبّت و اُلفت رکھیں،مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ سے تعلق رکھنے والوں کی بے ادبی و گستاخی کرنے والوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

اگر ہم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گی تو نہ صرف عشقِ مُصطَفٰے نصیب ہو گا بلکہ اس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

E6 تَمْشِ ½"¾ ؿ À ´ Ì 2ج ! y تَرجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ
تَخۡرِ è"¾ ؿ M 6 y تَبۡلُغَ " + ` چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور
طُوۡ † ﴿۳۷﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷) ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص دو

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ☆ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلندی سے اُتر رہے ہیں۔[3] ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ ☆ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

2 ... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۸۹۰، حدیث: ۵۴۶۵

3 ... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، حدیث: ۱۱۸